بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

نون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۳ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۲ اگست ۷ ½ بجے صبح

کل حضور کو نقاہت کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت نیک وہی ہے جو بہت دُعا کرتا ہے

سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے

"تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کریگا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پاوے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دُعا بھی ہے۔ جیسے فرمایا ادعونی استجب لکم۔ پھر فرمایا واذا سالک عبادی عنّی فانّی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ مَیں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سنکر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دور ہوتی جائیگی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہوجاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سُن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل کا گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۲۲۶ ۔ ۲۲۷)

اخبار احمدیہ

○ مجلس انصار اللہ ربوہ کا اجلاس عام بروز جمعرات بتاریخ ۱۲ اگست بعد نماز مغرب گول بازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ سب اراکین انصار اللہ ربوہ اس میں شامل ہوکر مستفید ہوں۔

(زعیم انصار اللہ ربوہ)

○ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور امسال بھی مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اگست بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اپنی سالانہ تربیتی کلاس منعقد کررہی ہے۔ اُمید ہے اس کلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی خطاب فرمائیں گے انشاء اللہ۔

تمام خدام اس کلاس میں شمولیت اختیار فرمادیں۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے جو ممبران لاہور سے باہر گئے ہوئے ہیں فوری طور پر اس کلاس میں شمولیت کے لئے تشریف لے آویں۔

(نگران اعلیٰ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

○ شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال الاحمدیہ کے لئے جو وظائف کا امتحان ہوتا ہے۔ اس سال یہ امتحان اگست کے آخری ہفتے میں ہورہا ہے۔ قائدین اس طرف توجہ فرمائیں اور جلد از جلد اطلاع دیں کہ ان کی مجلس سے کتنے اطفال اس امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ تاکہ سوالات کے پرچے بھجوائے جاسکیں۔

(قائمقام مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۵ء

غیر مبایعین کے امیر قوم کا جھوٹا الزام

غیر مبایعین کے امیر قوم مولوی صدر الدین صاحب کا ایک خطبہ جمعہ پیغام صلح میں ۹-۶-۶۵ کو شائع ہوا تھا جس میں آپ نے کعبۃ اللہ کی حفاظت کے متعلق چند حوالہ جات پیش کئے تھے۔ اسی خطبہ میں آپ نے احراری قسم کے جوشِ خطابت میں یہ بھی کہہ دیا کہ

"کعبۃ اللہ کی بربادی کے لئے ایک اور شخص کی باریک تدبیر

ایک اور شخص کو میں نے اپنے ملک میں دیکھا ہے جو کعبۃ اللہ کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ ابرہہ سے زیادہ خطرناک ہے۔ چنگیز تو خانۂ خدا کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتا تھا جو بعد میں بھی تعمیر ہو سکتا تھا۔ لیکن اس شخص نے ایک اور کہیں باریک تدبیر کی ہے۔ وہ یہ کہ دماغوں میں ایسی بات بٹھا دی جائے۔ جس کی وجہ سے خانۂ خدا کی عزت و احترام لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے جب کعبۃ اللہ کی تعظیم دلوں میں باقی نہ رہے گی۔ تو کوٹھا نہ بھی مسمار کیا جائے تو بھی وہ مسمار شدہ سمجھا جا سکتا ہے۔ یہ تدبیر ابرہہ اور چنگیز کی تدبیر سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس شخص نے وعظ کیا کہ کعبۃ اللہ کا دودھ خشک ہو گیا۔ اب وہاں جا کر کیا کرو گے"۔

(پیغام صلح ۹-۶-۶۵ ص۵)

ہمیں حیرت تھی کہ کعبۃ اللہ کے متعلق کس نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں اب پیغام صلح میں ایک سوال اور اس کا جواب شائع ہوئے ہیں جو حسب ذیل ہے:۔

"ربوہ سے ایک استفسار

اور اس کا جواب

استفسار۔ وہ کون ہے جس نے کہا تھا کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔

الجواب۔ ایسا اعلان کرنے والے خلیفہ ربوہ ہیں۔ ان کے اعلان کے الفاظ یہ ہیں:۔

"تمہارا ایک ایسے مرکز سے تعلق ہے جسے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کی اُم بنایا ہے۔۔۔۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام بستیوں کی اُم بنا دیا ہے اس لئے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پئے گی۔۔۔۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ سوکھ گیا کہ نہیں"

(کتاب حقیقۃ الرؤیا ص۴۶-۴۵)

یہ حوالہ حقیقۃ الرؤیا کا ہے۔ اس میں کعبۃ اللہ کا کہیں ذکر اذکار نہیں ہے۔

مولوی صدر الدین صاحب نے کعبۃ اللہ کہا تھا وہ کعبۃ اللہ ہی کی حفاظت کا آپ ذکر کر رہے تھے نہ کہ مکہ اور مدینہ کا اس لئے ضروری ہے کہ سائل نے ایسا حوالہ طلب کیا ہو گا جس میں کعبۃ اللہ کا ذکر ہو۔ مگر یہاں سائل کا جو جواب درج کیا گیا ہے اس میں مکہ اور مدینہ کے الفاظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ حوالہ کے پیش نظر پیغام صلح نے اصل سوال میں بھی تحریف کر دی ہے ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اصل بات یہ ہے کہ جب انسان ایک جھوٹ بولتا ہے تو اس کو چھپانے کے لئے اور جھوٹ بولتا ہے اور اس طرح جھوٹوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔

غیر مبایعین کے امیر قوم نے جماعت احمدیہ کے امام کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے جھوٹ بولا تھا اور اب مزید اشتعال انگیزی کی نیت سے پیغام صلح نے سوال میں تحریف کر دی ہے مگر یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے۔ آخر سنجیدہ لوگ جب غیر مبایعین کی اس کارستانی سے مطلع ہوں گے تو وہ کیا کہیں گے کہ یہ جماعت جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام پر تبلیغ اسلام کی ڈینگیں مارتی ہے۔ اس کا اپنا اخلاق کیا ہے۔ تاہم ہمیں ذاتی طور پر اس پر کوئی خاص تعجب بھی نہیں ہے۔ جو لوگ "ہم نبی ہیں" کے معنی "ہم نبی نہیں ہیں" کرتے ہیں اور کج بحثی میں ہر ہفتہ پیغام صلح کے صفحات سیاہ کر ڈالتے ہیں ان پر تعجب کس بات کا؟

مولوی قریشی اسد اللہ صاحب کاشمیری کا مضمون ۱۰-۸-۶۵ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اسی طرح مولوی ابو العطاء صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب کے مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ہمیں اس پر مزید لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ تاہم اس قدر لکھنا بے جا نہ ہو گا کہ خود ان لوگوں سے پوچھیے جو ان بستیوں میں گئے ہیں یا میاں علی حسن ندوی سے پوچھئے یا مودودی صاحب سے پوچھئے کیا ان مقدس بستیوں سے اب وہ دودھ کی وہی نہریں بہہ رہی ہیں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر بہی تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے تو بطور عبرت کے احمدیوں کو بتایا تھا کہ جب مکہ اور مدینہ جیسی متبرک بستیوں سے اب علم کی نہریں نہیں بہتیں تو قادیان اب لاکھ ایسی نہروں کا منبع ہو کوئی دقت آ سکتی ہے کہ یہ نہریں بند ہو جائیں۔ چنانچہ آپ نے احمدیوں سے قادیان دارالامان کے متعلق ہی فرمایا کہ

"پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے"۔

ان الفاظ کا مطلب صاف ہے ان الفاظ سے قادیان نعوذ باللہ غیر مقدس اور غیر متبرک نہیں ہو جاتا۔ بعینہ اسی طرح اب مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ سے علوم دینیہ کی تازہ دودھ کی نہریں نہیں بہتیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اب نعوذ باللہ یہ بستیاں بھی مقدس اور متبرک نہیں ہیں یہ بستیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدوم میمنت لزوم سے ہمیشہ تک کے لئے مقدس اور متبرک ہو چکی ہیں۔ کوئی نہیں ہے جو تقدس اور تبرک سے ان کو محروم کر سکے۔ یہ بستیاں رہتی دنیا تک مسلمانوں کی ماں ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان بستیوں کے باسیوں نے تازہ دودھ کی نہریں بہانے کی بجائے اب دنیا کی طرف توجہ کر لی ہے۔ چنانچہ آج عرب قوموں کو اس پر ناز نہیں رہا کہ وہ اسلام کے بیٹے ہیں بلکہ اس پر ناز ہے کہ وہ عرب قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے عزائم اب اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے نہیں ہیں بلکہ عربی قومیت کو دنیا میں سرخرو کرنے کے ہیں۔ ان ماؤں کا وہ دودھ یعنی اسلام جس کو پی کر عرب قوم اتنی طاقتور ہو گئی تھی کہ چند ہی سالوں میں وہ سپین سے لے کر چین تک اور روس سے لے کر انڈونیشیا تک چھا گئے تھے۔ اس کو پینا عربوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور ان ماؤں کی چھاتیاں ناکارہ رہ گئیں۔ اور وہ دودھ خشک ہو گیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں اپنی عظیم الشان ماؤں مکہ اور مدینہ سے عبرت حاصل کرو۔ بے شک آج قادیان سے تازہ دودھ ملتا ہے۔ دیکھو کہیں اس کو بھی نہ کھو دینا۔ کیونکہ تمہاری غفلت کی وجہ سے قادیان کی چھاتیوں سے بھی اسی طرح دودھ خشک نہ ہو جائے جس طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا دودھ ان کے بچوں کی غفلت کی وجہ سے خشک ہو گیا۔

حیف ہے غیر مبایعین کے امیر قوم پر کہ اس نے ایسی حکیمانہ اور مفید اقوام بات کو اشتعال انگیزی کا رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور حیف ہے پیغام صلح پر کہ اس نے اپنے امیر قوم کے اس فعلِ شنیع کو چھپانے کے لئے امیر قوم کے الفاظ کعبۃ اللہ کی جگہ مکہ مدینہ کے الفاظ سوال میں ڈال کر اور بھی اشتعال انگیزی کی کوشش فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے تو کعبۃ اللہ نہیں کہا تھا۔ صرف بستیوں کے متعلق کہا تھا۔ مگر دیکھئے مودودی صاحب کیا فرما رہے ہیں:۔

"حج کے پورے فائدے حاصل ہونے کے لئے ضروری تھا کہ مرکز اسلام میں کوئی ایسا ہاتھ ہوتا جو اس عالمگیر طاقت سے کام لیتا۔ کوئی ایسا دل ہوتا جو ہر سال تمام دنیا کے جسم میں خون صالح دوڑاتا رہتا۔ کوئی ایسا دماغ ہوتا۔ جو ان ہزاروں لاکھوں خدا داد قاصدوں کے واسطے سے دنیا بھر میں اسلام کے پیغام کو پھیلانے کی کوشش کرتا۔ اور کچھ نہیں تو کم از کم اتنا ہی ہوتا کہ وہاں خالص اسلامی زندگی کا ایک مکمل نمونہ موجود ہوتا اور ہر سال دنیا کے مسلمان وہاں سے صحیح دینداری کا تازہ سبق لے کر پلٹتے مگر وائے افسوس کہ وہاں کچھ بھی نہیں

[illegible]

اسلامی معاشرہ میں باہمی تعلقات کی حدود و قیود

ایک حدیثِ نبوی کی روشنی میں

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد بی۔ اے۔ ربوہ)

حضرت نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

انی اوتیت جوامع
الکلم۔

یعنی مجھے ایسے کلمات عطا کئے گئے ہیں جو بہت وسیع مفاہیم کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس بات کا روشن ثبوت ہیں کہ آپ کی احادیث نہ صرف وسیع مفہوم کی حامل ہیں بلکہ اپنے اندر حکمت و معرفت کے بیش قیمت موتی لئے ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کلمات طیبات کے ذریعہ زندگی میں پیش آنے والے مختلف مسائل میں ہماری بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔ اس مضمون میں جس حدیث کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ بھی معاشرہ کے باہمی تعلقات سے ہی متعلق ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ نبئ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

"خالط الناس و دینک
لا تکلمنّہ"

کہ تُو لوگوں سے میل جول رکھ اور اپنے دین کو مجروح نہ کر۔ اس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بہت وسیع مفہوم کو بیان فرما دیا ہے جس کی کچھ تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ وباللّٰہ التوفیق۔

اس حدیث کے پہلے معنی تو ہم یوں کر سکتے ہیں کہ

"تُو لوگوں سے میل جول رکھ
اور اپنے دین کو مجروح
نہ کر"

اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان باقی لوگوں کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرے اور ان کے کاموں میں برابر کا شریک ہو۔ وہ دنیا بھی کمائے۔ روپیہ کمانے کے لئے مادی وسائل بھی اختیار کرے۔ غرض اسبابِ معیشت مہیا کرنے کے لئے اسے نہ صرف دنیا کے کاروبار میں شامل ہونے کی اجازت ہے بلکہ ایسا کرنا اس کے لئے ضروری ہے۔ اس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے رہبانیت کے خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تُو دنیا کے لوگوں سے میل جول رکھ اور ان کے ساتھ دنیا کے کاروبار میں شریک ہو۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تُو اس حکم کی خلاف ورزی کرکے اپنے دین کو مجروح نہ کر۔ دین کا مجروح ہونا اس طرح پر ہوگا کہ ایک تو میل جول نہ رکھنے والا گویا رہبانیت کے طریق پر قدم مارنے والا ہوگا جو اسلام کا طریق نہیں اس لئے وہ لازمی طور پر اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا اور دوسرے یہ اشارہ فرمایا کہ بعض ایسے انسانی اخلاق ہیں جو صرف معاشرہ میں رہ کر ہی مکمل ہو سکتے ہیں۔ پس جو شخص معاشرہ میں مل جل کر زندگی بسر نہیں کرتا وہ ان اخلاق کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس طرح اس کے دین کا ایک پہلو تشنۂ تکمیل رہے گا۔ ایسے اخلاق میں سے باہمی ہمدردی غریبوں کی امداد۔ معاملات کی صفائی۔ ایفائے وعدہ وغیرہ متعدد اخلاق گنوائے جا سکتے ہیں۔ یہ سب اخلاق ایسے ہیں کہ جب تک چند لوگ مل جل کر رہنے والے موجود نہ ہوں ان اخلاق کا ظہور نہیں ہوتا۔ پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ انسانی اخلاق کی تکمیل کے لئے معاشرہ میں رہنا اور لوگوں کے ساتھ باہمی دلچسپی کے معاملات میں شریک ہونا لازمی ہے اور جب تک اخلاق مکمل نہ ہوں انسان صحیح ایمان کے بلند تر درجہ سے نیچے رہتا ہے۔

ایک اور حدیث میں انسانی معاشرہ کو جسم انسانی سے تشبیہہ دی گئی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ انسان کو معاشرہ کا ایک فعّال فرد بن کر رہنا چاہیئے کیونکہ اسلامی معاشرہ اس وقت تک پیدا ہی نہیں ہو سکتا جب تک لوگ مل جل کر نہ رہیں۔

یہاں یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ حضور نے خالط النّاس فرمایا ہے یعنی یہ کہ تُو لوگوں سے میل جول رکھ۔ اس ارشاد میں آپ نے مومنوں کو مخصوص نہیں فرمایا جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں سے بھی جائز حد تک دوستانہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے لا تتّخذوا بطانۃً (انہیں دلی دوست اور راز دان نہ بناؤ) کہہ کر ان تعلقات کی بھی حد بست بیان کر دی ہے بہر حال اس حدیث سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ تعلقات کو وسیع کرنا چاہیئے تا کہ دنیا میں امن و سلامتی اور باہمی ہمدردی اور خیر خواہی کی فضا کو وسعت دی جا سکے۔ کیونکہ ایک مسلمان کا وجود نہ صرف اپنے ہم مذہبوں اور بھائی بندوں کے لئے مفید ہوتا ہے بلکہ غیروں کے لئے بھی فائدہ کا موجب ہوتا ہے۔

اس حدیث کا دوسرا معنی اس طرح کیا جا سکتا ہے کہ واؤ کو حالیہ قرار دیا جائے اس صورت میں معنی یہ ہوگا:۔

"تو لوگوں سے میل جول رکھ
اس طریق سے کہ تو اپنے
دین کو مجروح نہ کرے"

گویا اس طرح نبئ پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتا دیا کہ مسلمانوں کا طریق معاشرت کیا ہونا چاہیئے۔ اور ان کو اپنے باہمی تعلقات میں کیا صورت اختیار کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس حدیث کی رو سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ لوگوں سے میل جول تو رکھے لیکن ہر مرحلہ پر اس بات کا جائزہ لیتا رہے کہ وہ کوئی ایسا طریق تو اختیار نہیں کر رہا جس سے دینی اقدار مجروح ہوتی ہوں یا اس کے دین میں رخنہ پیدا ہوتا ہو۔

مومن صاحبِ فراست و بصیرت ہوتا ہے۔ جب وہ نیک اعمال بھی بجالاتا ہے تو یہ دیکھتا ہے کہ اس کا طریقِ عمل بھی درست ہے یا نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات کام کرنے کے غلط طریقے کی وجہ سے اچھے سے اچھے کام مقبولِ بارگاہِ ایزدی نہیں ہوتے۔ پس حضورؐ نے مسلمانوں کو اس ارشاد کے ذریعہ یہ تلقین فرمائی کہ اپنے روزمرّہ کے تعلقات میں لین دین میں اور دیگر معاہداتِ خرید و فروخت وغیرہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو۔ دنیا کے معاملات بڑے متنوع ہوتے ہیں اور بسا اوقات شیطان وسوسہ اندازی کر کے بُرے کاموں کو بھی خوبصورت کر کے دکھاتا ہے اس لئے ہر مومن کو چوکس رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ بھول کر نیک کاموں میں ایسا طریق نہ اختیار کر لے جو اس کے نیک اعمال کے اجر کو بھی ضائع کر دے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ:۔

المسلم من سلم النّاس
من لسانہ و یدہ۔

کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ کے شر سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں اور ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

لا یؤمن احدکم حتّٰی
یحبّ لاخیہ ما یحبّ
لنفسہ۔

کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صحیح مومن نہیں کہلا سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے۔

ان احادیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مومن کا طریقِ عمل انتہائی خلوص اور ہمدردی پر مبنی ہونا چاہیئے اس کے ہر فعل سے بنی نوع انسان کی خیر خواہی کا اظہار ہونا چاہیئے۔ اور زیرِ تشریح حدیث میں نبئ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرف توجہ دلائی ہے کہ مومن لوگوں سے معاشرتی تعلقات ضرور استوار کرے لیکن یہ دیکھ لے کہ وہ کسی کی حق تلفی نہ کرنے والا ہو۔ اس کا عمل کسی کے نقصان کا موجب نہ ہو۔ اس کا عمل خدائی احکام کے خلاف نہ ہو۔ مختصر طور پر یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسے اس امر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کمی کر کے اپنے دین کو مجروح کرنے والا نہ ہو۔

اپنے عمل اور پھر طریقِ عمل کی درستی بہت ضروری امر ہے۔ یہ طریق افراط و تفریط سے پاک ہونا چاہیئے۔ یہ تو ادائیگی

حقوق و فرائض میں کمی کرے اور نہ کسی پر زیادتی کرے۔ ہر حال میں راہِ اعتدال پر گامزن رہے کہ یہی راہِ صواب ہے۔

اس حدیث کے تیسرے معنے یوں کئے جاسکتے ہیں:۔

"تُو لوگوں سے میل جول رکھ
اس حد تک کہ تو اپنے دین کو
مجروح نہ کرے"

ان معنوں کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان معاشرتی تعلقات کی آخری حد بیان فرمائی ہے۔ مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھیں اور ان کے معاملات میں شریک ہوں لیکن اسکے ساتھ ہی یہ حد مقرر کردی کہ جہاں ان تعلقات کی وجہ سے دین میں خلل واقع ہو اور کسی پہلو سے دین کو ضعف اور نقصان پہنچتا ہو تو ان کا فرض ہے کہ اس کام کو ترک کردیں مثال کے طور پر تجارت ہے۔ جو ایک معزز اور نفع مند کام ہے۔ اس میں لوگوں سے معاملہ بھی کرنا پڑتا ہے لیکن اگر تجارت میں اس قدر انہماک اور استغراق ہو کہ دین کا بالکل خیال نہ رہے یا تجارت کا طریق ایسا ہو کہ دینی حدود پامال ہوتی ہوں تو ایسی تجارت کو چھوڑ دینا ضروری ہے۔

دین ایک قیمتی متاع ہے۔ اس کی حفاظت سب سے مقدم ہونی چاہیئے۔ دنیا کے معاملات کرتے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے یہ معیار بیان فرما دیا کہ جب بھی تم دیکھو کہ تمہارے تعلقات، تمہاری دوستیاں، تمہارے معاملات تم کو خدا سے دُور کر رہے ہیں تو تم فوراً سنبھل جاؤ اور ان تعلقات و معاملات سے علیحدگی اختیار کرلو۔ دین کی حفاظت ہر صورت میں ہونی چاہیئے اور دیگر تمام ادنیٰ مقاصد کو اس کی خاطر قربان کردینا چاہیئے۔

اسلام کی دنیاوی معاملات میں یہی تعلیم ہے کہ ان میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔ انسان دنیا کے کام کرے لیکن اسے اپنا مقصودِ حیات نہ قرار دے۔ دُنیاوی متاع حاصل کرے لیکن اسے اپنی منزل قرار نہ دے۔ اس کی مثال یہ ہو کہ دست با کار و دل بایار۔ یعنی وہ دنیا کے کام تو کرے لیکن اس خوش اسلوبی، دیانت، محنت اور ایمانداری سے کرے کہ وہ اپنے اصلی مقصود یعنی رضائے الٰہی کو حاصل کرنے والا ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو تو سب انسانی کاروبار دین کے لئے نقصان دہ ہیں۔ غالباً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا قول ہے جو امرِ حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

کن وسطاً و امش جانباً

کہ تو دنیا کے اندر رہ لیکن ایک طرف ہو کر چل۔ یعنی اس بات سے بچاؤ اختیار کر کہ تیرا دامن دنیا کے خارزاروں میں اُلجھ جائے اور تجھے خدا سے غافل کردے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وقد نزّل علیکم
فی الکتٰب ان اذا سمعتم
آیٰت اللّٰہ یکفر بہا
ویستھزأ بہا فلا
تقعدوا معھم حتی
یخوضوا فی حدیث
غیرہٖ۔ انکم اذاً
مّثلھم۔
(النساء ۱۳۹)

یعنی اللہ تعالےٰ نے اس کتاب قرآن شریف کی رو سے تم پر فرض کیا ہے کہ جب تم سُنو کہ کسی مجلس میں اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مصروف ہو جائیں اگر تم ایسا نہ کروگے تو تم بھی ان کی مانند ہو جاؤگے۔

جس طرح مندرجہ بالا ارشادِ خداوندی میں ایسی مجالس سے اُٹھ جانے کا حکم ہے جہاں قرآن کی تحقیر کی جا رہی ہو اسی طرح ہر نیک دل اور مغفرت کے طالب مسلمان کا فرض ہے کہ جب دنیا کے تعلقات اسے ہلاکت کی طرف کھینچنا چاہیں تو وہ پورے عزم اور ہمت کے ساتھ اس ماحول سے علیحدہ ہو جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دینک (تیرا دین) کے الفاظ میں یہ باریک اشارہ فرمایا ہے کہ ہر شخص اپنے دین کا ذمہ دار ہے۔ اس کے اعمال اس کے لئے جزا یا سزا کا موجب ہوں گے۔ اور یہ کہ دنیاوی تعلقات کو قائم رکھنے کی خاطر اپنے دین کو خراب کرنا اسی کو نقصان دے گا۔ پس اس کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کی بے جا پیروی نہ کرے اور نہ ان سے تعلقات جوڑنے میں غلو کرے۔ سب سے زیادہ قابلِ حفاظت چیز اس کا دین ہے جو کسی حالت میں مجروح نہیں ہونا چاہیئے۔

الغرض اس مختصر سی حدیث میں جو چند الفاظ پر مشتمل ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت وسیع مفہوم بیان فرما دیا ہے۔ پہلے تو یہ فرمایا کہ دنیا میں مل جل کر زندگی گذارو گویا اس دنیا میں رہنے کا طریق بتایا اور پھر فرمایا کہ تمہارا طریق عمل کیا ہونا چاہیئے۔ اور تمہیں ان معاملات میں کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ ہی ایک انتہائی مشفق اور مہربان مربی کی طرح یہ بھی فرما دیا کہ ان تعلقات میں اتنے مستغرق نہ ہو جاؤ کہ دین کو ہاتھ سے گنوا بیٹھو۔ غرض یہ حدیث ہمارے معاشرہ کے طریقِ عمل کو بڑے اختصار اور جامعیت کے ساتھ اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے معاشرت کے اس فلسفہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا
کے کاروبار چھوڑ دو۔
بیوی بچوں سے الگ ہو کر
کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو
اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا
اور رہبانیت اسلام کا منشاء
نہیں۔ اسلام تو انسان کو
چست اور ہوشیار اور مستعد
بنانا چاہتا ہے۔ اسی لئے
میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے
کاروبار کو جدوجہد سے
کرو۔۔۔۔۔ اصل بات
یہ ہے کہ یہ سب کاروبار
جو تم کرتے ہو اس میں
دیکھ لو کہ خدا تعالےٰ کی رضا
مقصود ہو اور اس کے
ارادہ سے باہر نکل کر اپنی
اغراض اور جذبات کو
مقدم نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

وآخر دعوانا
ان الحمد للّٰہ
رب العٰلمین

"اِنّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

دیکھتے دیکھتے حالات بدل جاتے ہیں
حکمراں قصرِ حکومت سے نکل جاتے ہیں

جو خدا کا ہے اُسے کس لئے للکارتے ہیں
کیا کبھی شیر کچھاروں میں دہل جاتے ہیں

سینۂ عشق سے اُٹھتی ہوئی آہوں سے ڈرو
اِنکی گرمی سے تو پتھر بھی پگھل جاتے ہیں

وہ تو تثلیث کی راہوں پہ ہیں مصروفِ خرام
آپ توحید کے رستے پہ پھسل جاتے ہیں

جس کو تفویض ہؤا معرکۂ کسرِ صلیب
جیت ہو اُس کی تو کیا آپ بھی جل جاتے ہیں

اُس کی تحریر مٹاتے ہو مگر یہ تو کہو
اِس سے لکھے ہوئے تقدیر کے ٹل جاتے ہیں؟

نہ کرو اُس کی اہانت کا ارادہ نہ کرو!
ورنہ تیرِ اِنّی مُھِین کے بھی چل جاتے ہیں

عبدالمنان ناہید

اذکروا موتٰکم بالخیر

چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف اسماعیلہ (گجرات)

(مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب)

میرے والد حضرت چوہدری میاں محمد ابراہیم صاحب ۷۷ سال کی عمر میں اپنے آبائی گاؤں اسماعیلہ ضلع گجرات میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے علاقے کے مخلص احمدی بزرگ تھے۔ انہی کے ذریعے جماعت احمدیہ اسماعیلہ میں قائم ہوئی اور پھر آگے چل کر یہی گاؤں علاقہ بھر میں احمدیت کی تبلیغ کا مرکز بن گیا۔

حضرت والد صاحب مرحوم اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ بچپن میں والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ۱۹۱۲ء میں حضرت والد صاحب نانا جان حضرت حافظ مولوی فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف کھاریاں کے ذریعے داخل احمدیت ہوئے۔ حضرت والد صاحب گاؤں کی مجالس میں احمدیت کا کثرت سے ذکر کرتے تھے۔ غیر از جماعت دوستوں نے باہر سے مولویوں کو بلانا شروع کر دیا جس کے نتیجے میں باقاعدہ مناظرے ہونے شروع ہو گئے۔ پہلا باقاعدہ مناظرہ غالباً ۱۹۲۳ء کو ہوا۔ جس میں سلسلہ کی طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اس مناظرہ کے متعلق حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت حافظ صاحب نے اپنی پہلی تقریر سے قبل تلاوت قرآن شروع کی تو قریبی گاؤں کا ایک باثر عالم جو گھوڑی پر سوار ہو کر مناظرہ سننے آیا تھا، فوراً اپنی گھوڑی دوڑا کر واپس چلا گیا۔ مناظرہ کے بعد اس نے والد صاحب مرحوم کو بتایا کہ جس وقت تمہارے عالم نے تلاوت قرآن شریف شروع کی تو میں نے ان کی آواز میں زبردست کشش محسوس کر کے یہ سمجھ لیا کہ جس عالم کی آواز میں اتنی کشش ہے۔ اس کا مقابلہ ہمارا مولوی نہیں کر سکے گا۔ اور اسی وجہ سے ہی میں اپنی گھوڑی دوڑا کر اپنے گاؤں واپس چلا گیا تھا کہ اس متوقعہ شکست کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں۔

اہم زمیندارہ مشاغل کے باوجود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں ملکانہ میں شدھی کی تحریک کو ناکام بنانے میں حصہ لیا۔ ملکانے سے واپسی پر ہندوؤں اور سکھوں سے بھی مذہبی بحث کرتے رہتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستجیب الدعوات بھی تھے۔

خلافت ثانیہ کے قیام پر حضرت والد صاحب مرحوم کو ابتداء ہی میں بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ بڑے خوش گفتار اور ہمیشہ ہشاش بشاش رہتے تھے۔ آپ کی خوش خلقی کا یہ عالم تھا کہ جہاں بیٹھتے لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے تھے اور آپ انہیں احمدیت کا پیغام پہنچانے میں کوئی موقعہ فروگذاشت نہ کرتے۔ مرکز سلسلہ سے آمدہ کارکن یا بزرگ کی تشریف آوری پر ان کا انتہائی ادب کرتے انہی سے نماز کی امامت کی درخواست کرتے جماعت میں اور گاؤں میں وعظ کرواتے کئی دفعہ قرب وجوار کے گاؤں میں ساتھ لے جاتے اور وہاں بھی لیکچر دلواتے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات بابرکات سے بڑی محبت تھی۔ انتہائی مشکل امور میں حضور پُر نور کی دعا سے معجزانہ طور پر فیض پاتے تھے۔

والد صاحب مرحوم میں خدمت خلق خاص جذبہ تھا۔ حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس نیک جذبہ سے وافر حصہ عطا کیا تھا۔ اسی وجہ سے ہمارے گھر میں یتیموں اور مسکینوں کی بڑی آمد و رفت رہتی تھی۔

کئی غریب اور مظلوم زمیندار احباب والد صاحب کے پاس مقدمات کے سلسلے میں مشورہ اور مدد کے لئے آتے تو والد صاحب مرحوم نہ صرف ان کی مناسب راہنمائی فرماتے بلکہ خود ان کے ساتھ عدالتوں میں جا کر ان کی ہر رنگ میں ہر ممکن مدد کرتے اور جب تک ان کے حق میں فیصلہ نہ ہو جاتا۔ مسلسل ان کا خیال رکھتے تھے۔ کئی مظلوم ان کی مدد کی وجہ سے نقصان سے بچ گئے۔ آپ بڑے حلیم الطبع تھے۔ ظالم کا مقابلہ بھی کرتے تھے لیکن پہلی دفعہ اس کے معافی مانگنے پر معاف کر دیتے تھے ابھی چند سال کی بات ہے کہ ہمارے ایک غیر احمدی رشتہ دار نے والد صاحب کے ساتھ بعض زیادتیاں کیں جب وہ باز نہ آیا تو آپ معاملہ عدالت میں لے گئے۔ اس نے اس مقدمہ کے سلسلے میں بہت تنگ کیا اور پوری طرح مقدمے میں مقابلہ کے لئے جوش دکھانے لگا۔ جب مقدمہ فیصلہ کے نزدیک پہنچا تو اس نے محسوس کیا کہ میں مقدمہ ہار جاؤں گا اور غالباً کوئی سزا بھی مل جائے گی تو گجرات کچہری میں ہی بعض آدمیوں کو اکٹھا کر کے والد صاحب کے پاس معافی مانگنے اور صلحنامہ پر دستخط کرنے کے لئے آ گیا۔ والد صاحب نے اسی وقت معاف کر دیا اور جج کے سامنے صلحنامہ پر دستخط کر دئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو برادری نے والد صاحب سے کہا آپ نے اس کو اتنی جلدی معاف کر دیا۔ حالانکہ اس نے آپ کو بہت تنگ کیا تھا۔ گاؤں میں آ کر برادری کے سامنے معافی مانگتا تو کوئی بات بھی تھی لیکن والد صاحب نے برادری کو یہ کہہ کر چپ کرا دیا کہ جن آدمیوں کو ساتھ لیکر وہ گجرات میرے پاس معافی مانگنے آیا تھا۔ اُن کو بھی میں برادری ہی سمجھتا ہوں۔ سب خاموش ہو گئے۔

صلہ رحمی کا مادہ والد صاحب مرحوم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا باوجود تکلیف دہ حالات کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک میں کبھی کمی نہ آنے دیتے اولاد میں سے اگر کسی میں تلخی محسوس کرتے تو فرماتے ہمارا کام تعلقات توڑنا نہیں بلکہ نبھانا ہے ساری عمر انہوں نے اپنے والدین کے قریبی اور دور کے رشتہ داروں سے گہرے تعلقات رکھے۔ احمدیت کے قبول کرنے کے بعد اگرچہ اکثر برادری کے ساتھ اشتراک نہ رہا لیکن تعلقات بدستور بہت گہرے رہے۔ مرحوم اپنے والد صاحب مرحوم کے دوستوں کی اولاد سے بھی بہترین تعلقات رکھتے تھے اور ان کے کام آتے تھے

جماعتی چندے بڑے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ بعض اوقات کئی احمدی احباب کے چندے پہلے خود ادا کر دیتے اور بعد میں ان سے وصول کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک سال ہماری ساری فصل ضائع ہو گئی اور میں چندہ نہ دے سکا۔ جب انسپکٹر صاحب بیت المال تشریف لائے تو میں نے انہیں کہا یہ چند سیر دانے جو ابھی کھلیان سے نکلنے والے ہیں۔ یہی ہماری اسی سال کی آمد ہے۔ انسپکٹر صاحب نے بڑے وثوق سے فرمایا کہ اگر آپ ان چند سیر دانوں میں سے چندہ دے دیں گے تو اللہ تعالیٰ شاید کبھی آپ کو کمی نہ آنے دے۔ والد صاحب فرماتے تھے ان کی نصیحت کے مطابق ہم نے عمل کیا۔ بعدہٗ ہم نے دیکھا کہ ہماری کوئی ایسی ضرورت نہیں تھی جو پوری نہ ہوئی ہو

عبادات میں بے حد شغف۔ جسمانی طہارت کا اہتمام فرماتے تھے۔ تسبیحات کو ورد زبان بنائے رکھتے۔ پہلے حقہ پیا کرتے تھے پھر ایک دن اچانک ایسا ترک کیا کہ گویا کبھی حقہ کی عادت ہی نہ تھی۔ تہجد کی نماز جب تک صحت نے اجازت دی مسجد میں جا کر ادا کرتے رہے تلاوت قرآن پاک سے آپ کو خاص محبت تھی صحت اور خوش الحانی سے قرأت کرنے والوں کی بڑی حوصلہ افزائی کرتے

اپنی وفات سے قریباً ایک ماہ قبل مجھے لکھا کہ ایک دفعہ آ کر مل جاؤ۔ مجھے رخصت نہیں مل سکتی تھی۔ ہوائی جہاز کے ذریعے ایک دن کے لئے حاضر ہو گیا۔ فرمانے لگے ایک دن ہی کافی ہے یہی "ایک" دن کی ملاقات آخری ثابت ہوئی۔ ۲۳ فروری ۶۵ء کو دل کی تکلیف کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔

۲۹ فروری کی صبح کو مجھے عین اسی وقت ان کی وفات کی اطلاع ملی جب کہ میری ایک غیر ملک کے لئے روانگی ہونے والی تھی۔ اسی حالت میں رخصت اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ وغیرہ کا انتظام کرنے میں چند ایک گھنٹے صرف ہو گئے ۲۴ اور ۲۵ فروری کی درمیانی رات جب پہنچا تو بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکے تھے۔

خاکسار ان تمام احباب کرام کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے مرحوم کی بیماری میں خبرگیری کی اور تجہیز و تکفین اور تدفین میں مدد کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب کرام مرحوم کے بلند درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز میری والدہ صاحبہ۔ ہم تین بھائیوں اور چار بہنوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ ہمیں والدین کی نیک روایات کو قائم رکھنے کے قابل بنائے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

دعائے مغفرت

۱۔ مورخہ ۲۹ جولائی بروز جمعرات ہمارے والد بزرگوار ماسٹر خدا بخش صاحب جو کہ سلسلہ حقہ کے بڑے شیدائی اور بے حد دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ بعمر ۸۰ سال اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اپنے پیچھے چار لڑکے ایک لڑکی اور ۲۶ پوتے پوتیاں نواسے اور پڑپوتیاں چھوڑ گئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم تمام خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(غمزدہ عبد الغفار فوڈ اسپیڈ کمپنی حیدر آباد)

۲۔ عزیزہ آل زہرہ سٹوو کے پھٹنے سے کپڑوں میں آگ لگ جانے کے باعث جل گئی اور زخموں کی تاب نہ لا کر وفات پا گئی مرحومہ نیک فطرت اور خوش اخلاق لڑکی تھی۔ دل سے احمدیت قبول کر چکی تھی میرے خاص شاگردوں میں سے تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اور اسکے والدین کو صبر جمیل دیوے میری بیٹی امۃ المنین صبیحہ کی چہیتی سہیلی تھی

محمد ذکاء اللہ خان بی۔ اے کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جاتے ہیں۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۹۴:۔ میں سید رفیق ولد سید باغ علی صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن معین الدین پور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو مبلغ ۱۵۵/- روپے ماہانہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید رفیق بمقام معین الدین ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ اکبر علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنگ چنن ساکن خانووالی۔ ضلع گجرات

گواہ شد:۔ حیات محمد ساکن گوٹ گورڑا۔ ضلع سیالکوٹ

مثل نمبر ۱۷۸۹۵:۔ میں ہدایت بی بی زوجہ اللہ دتہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۴۳ ڈاکخانہ نمبر ۴۴۳ ٹوبہ ٹیک سنگھ ... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں نے اپنا حق مہر وصول کر لیا ہے۔ مہر ۳۰۰/- روپے ڈنڈیاں طلائی ۱۵۰/- روپے زیور ان ۲۵/- روپے

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا ہدایت بی بی

گواہ شد:۔ عبد الرحیم چک ۲۴۳ ج ب ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ عبد الرحمن سیکرٹری مال جماعت چک ۲۴۳ ج۔ ب ضلع لائلپور۔

مثل نمبر ۱۷۸۹۶:۔ میں مدثر سعید احمد ولد شیخ امیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی قدیر آباد ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۵۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ مدثر سعید احمد مکان ۱۰۶۴/۲ وارڈ ۹ قادر آباد ملتان۔

گواہ شد:۔ لال خان جونیئر ۲۔ سی ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

گواہ شد:۔ حفیظ اللہ میدرانی۔ بوعلی سینا ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

مثل نمبر ۱۷۸۹۷:۔ میں محمد اسلم قریشی شاہد ولد قریشی محمد احسن صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۷/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۱۳۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ العمل ہوگی۔

العبد:۔ محمد اسلم قریشی شاہد دار الرحمت وسطی ربوہ ۱۸-۷-۶۵

گواہ شد:۔ قاضی عبد الرحمن سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ ۱۸-۷-۶۵

گواہ شد:۔ عبد الرحمن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر۔ کارکن نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ ۱۸-۷-۶۵۔

مثل نمبر ۱۷۸۹۹:۔ میں محمد اسلم ولد لکھن صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن موہڑہ کھنڈیال ڈاکخانہ گھلہ نمبر ۶ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ جو اس وقت ماہوار ۱۲۵/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کی جائے۔

العبد:۔ محمد اسلم ولد چوہدری لکھن صاحب

گواہ شد:۔ سید لال شاہ ولد شیر شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ آنبہ کریوروں

گواہ شد:۔ سید سعید احمد ولد لال شاہ دار برٹن ضلع شیخوپورہ

مثل نمبر ۱۷۹۰۰:۔ میں ملک غلام محمد ولد کالو خان صاحب قوم ہرل ملک پیشہ کچہری عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن وارڈ نمبر ۶ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی بھی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو معمولی دوکانداری سے ۶۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا ملک غلام محمد مذکور

گواہ شد:۔ ماسٹر غلام محمد ولد چوہدری اللہ بخش صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب۔

گواہ شد:۔ ماسٹر رشید احمد قمر ولد ماسٹر غلام محمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ننکانہ صاحب

مثل نمبر ۱۷۹۰۱:۔ میں خیر الدین ولد کھیبے خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت یکصد روپیہ ماہوار ہے۔ ...

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔

العبد:۔ خیر الدین ولد کھیبے خاں صاحب معرفت سبحان علی سگریٹ ایجنسی کمیٹی بازار سانگلہ ہل۔ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

گواہ شد:۔ چوہدری فقیر الدین امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل۔

مثل نمبر ۱۷۹۰۲:۔ میں صادقہ کریم بنت چوہدری عبد الکریم صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ صادقہ کریم بقلم خود محمد نگر گلی نمبر ۱۲ مکان نمبر ۶ لاہور ۳۰-۷-۶۵۔

گواہ شد:۔ عبد الکریم والد موصیہ۔ ۲/۳/۶۵

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مثل نمبر ۱۷۹۰۳:۔ میں منصور احمد ولد ملک عبد المالک صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ

(باقی صفحہ ۷ پر)

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

مدت ہائے دراز سے عرب میں جہالت پرورش پا رہی ہے۔ نالائق حکمران اپنے دین کے مرکز میں رہنے والوں کو ترقی دینے کے بجائے صدیوں سے پیہم گرانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انھوں نے اہل عرب کو علم اخلاق تمدن ہر چیز کے اعتبار سے پستی کی انتہا تک پہنچا کر چھوڑا ہے نتیجہ یہ ہے کہ وہ سرزمین جہاں سے کبھی اسلام کا نور تمام عالم میں پھیلا تھا آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں، نہ اسلامی زندگی ہے۔ لوگ دور دور سے بڑی عقیدتیں لئے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں، مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان کو جہالت گندگی، طمع بے حیائی، دنیا پرستی، بد اخلاقی، بد انتظامی اور عام باشندوں کی گری ہوئی حالت نظر آتی ہے تو ان کی توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ایمان بڑھانے کے بجائے اور اُلٹا کچھ کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کے بعد جاہلیت کے زمانے میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی اور جسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آکر ختم کیا تھا۔ اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں۔ خدا کا گھر ان کے لئے جائداد بن گیا ہے اور اس گھر سے عقیدت رکھنے والوں کو وہ اسامی سمجھتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں بڑی بڑی تنخواہیں پانے والے ایجنٹ مقرر ہیں تاکہ اسامیوں کو گھیر گھیر کر بھیجیں۔ ہر سال اجمیر کے خادموں کی طرح ایک لشکر کا لشکر دلالوں اور سفری ایجنٹوں کا مکہ سے نکلتا ہے تاکہ دنیا بھر کے ملکوں سے اسامیوں کو گھیر لائے۔ قرآن کی آیتیں اور حدیث کے احکام لوگوں کو سنا سنا کر حج پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ نہ اس لئے کہ انھیں خدا کا عاید کیا ہوا فرض یاد دلایا جائے۔ بلکہ صرف اس لئے کہ ان احکام کو سن کر یہ لوگ حج کو نکلیں تو آمدنی کا دروازہ کھلے گویا اللہ اور اس کے رسول نے یہ سارا کاروبار انہی مہنتوں اور ان کے دلالوں کی پرورش کے لئے پھیلایا تھا۔ پھر جب اس فرض کو ادا کرنے کے لئے آدمی گھر سے نکلتا ہے تو سفر شروع کرنے سے لے کر واپسی تک ہر جگہ اس کو مذہبی مزدوروں اور دینی تاجروں سے سابقہ پیش آتا ہے معلّم، مطوّف، وکیل مطوف، کلید بردار کعبہ اور خود حکومت حجاز۔ سب اس تجارت میں حصہ دار ہیں۔ حج کے سارے مناسک معاوضہ لے کر ادا کرائے جاتے ہیں ایک مسلمان کے لئے خانہ کعبہ کا دروازہ تک فیس کے بغیر نہیں کھل سکتا نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گزاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کے کاروبار کی جڑ کاٹ دی تھی۔ بھلا جہاں عبادت کرانے کا کام مزدوری اور تجارت بن گیا ہو! جہاں عبادت گاہوں کو ذریعہ آمدنی بنا لیا گیا ہو۔ جہاں احکام الٰہی کو اس غرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہو کہ خدا کا حکم سن کر لوگ فرض بجالانے کے لئے مجبور ہوں اور اس طاقت کے بل پر ان کی جیبوں سے روپیہ گھسیٹا جائے جہاں آدمی کو عبادت کا ہر رکن ادا کرنے کے لئے معاوضہ دینا پڑتا ہو اور دینی سعادت ایک طرح سے خرید و فروخت کی جنس بن گئی ہو۔ ایسی جگہ عبادت کی روح باقی کہاں رہ سکتی ہے؟ کس طرح آپ امید کر سکتے ہیں کہ حج کرنے والوں اور حج کرانے والوں کو اس عبادت کے حقیقی اخلاقی و روحانی فائدے حاصل ہوں گے۔ جب کہ یہ سارا کام سوداگری اور دوسری طرف خریداری کی ذہنیت سے ہو رہا ہے۔؟"

(خطبات از مودودی صفحہ ۱۹۵ تا ۱۹۷)

یہ صرف ایک حوالہ ہم نے دیا ہے ورنہ آج کون دردمند مسلمان ہے جو عرب قوم کے موجودہ رجحانات جو اسلام سے پھر کر قومیت کی طرف ہوتے جا رہے ہیں دیکھ کر خون کے آنسو نہیں بہاتا۔

گزشتہ سال حج کے موقعہ پر مکّہ میں اسلامی کانفرنس ہوئی ہے یہ بھی باہر کے دردمند مسلمانوں کی سعی و کوشش کی مرہون ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں عظیم الشان مقدس اور متبرک مقاموں کو از سر نو وہی جوش اسلام اور جوش اشاعت دین عطا کرے جو صدر اوّل میں اس کو حاصل تھا۔ آمین۔

وصایا بقیہ صفحہ ۶

۶۵/۷/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۲۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔

العبد۔ ملک منصور احمد ولد ملک عبدالمالک صاحب ٹیچر مکان نمبر ۸-۱۹/۶ محمد نگر لاہور
گواہ شد۔ ملک فضل کریم۔ صدر حلقہ محمد نگر لاہور۔ گواہ شد۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۶۵ء کو دس سال کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب نائب مہتمم مال خدام الاحمدیہ ہوسنے والا کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام مظفر احمد رکھا ہے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وہ زچہ اور بچہ کی درازی عمر نیک اور بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد صراف قائد خدام الاحمدیہ تحصیل ڈسکہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات:-

کلرک درجہ دوم سٹیٹ بنک آف پاکستان لاہور

تنخواہ:- ۱۸۰-۱۰-۲۱۰/۱۰-۳۰۰/۱۲-۳۶۰ الاؤنسز علاوہ

شرائط:- میٹرک فرسٹ ڈویژن عمر ۱۸ تا ۲۲ بصورت میٹرک اور ۲۵ تک بصورت گریجویٹ ۶۵/۸/۱ کو

درخواستیں:- ۶۵/۸/۲۳ تک بنام مینجر۔ فارم واپسی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر۔ انتخاب کے لئے تحریری ٹسٹ و انٹرویو۔ (پ۔ ٹ ۶۵/۸/۸)

۲- ٹریننگ کورس فش فارمنگ اینڈ فشریز مینجمنٹ

کورس چھ ماہ فشریز ٹریننگ سنٹر لاہور کینٹ۔ مالیت وظیفہ -/۵۰

شرائط۔ میٹرک۔ انٹرویو ۶۵/۸/۲۵ دفتر ڈائریکٹر آف فشریز ۲ سانڈا روڈ لاہور۔ رہائش وکھانا بذمہ امیدوار۔ درخواستیں ۶۵/۸/۱۷ تک بنام ڈوالوجسٹ انچارج فشریز ٹریننگ سنٹر لاہور کینٹ۔ (پ ٹ ۶۵/۸/۸)

درخواست دعا:- میری بچی دماغی مرض میں مبتلا ہے احباب جماعت سے اس کی صحت یابی کے دعا کی درخواست ہے (صوفی عبدالحکیم۔ کراچی)

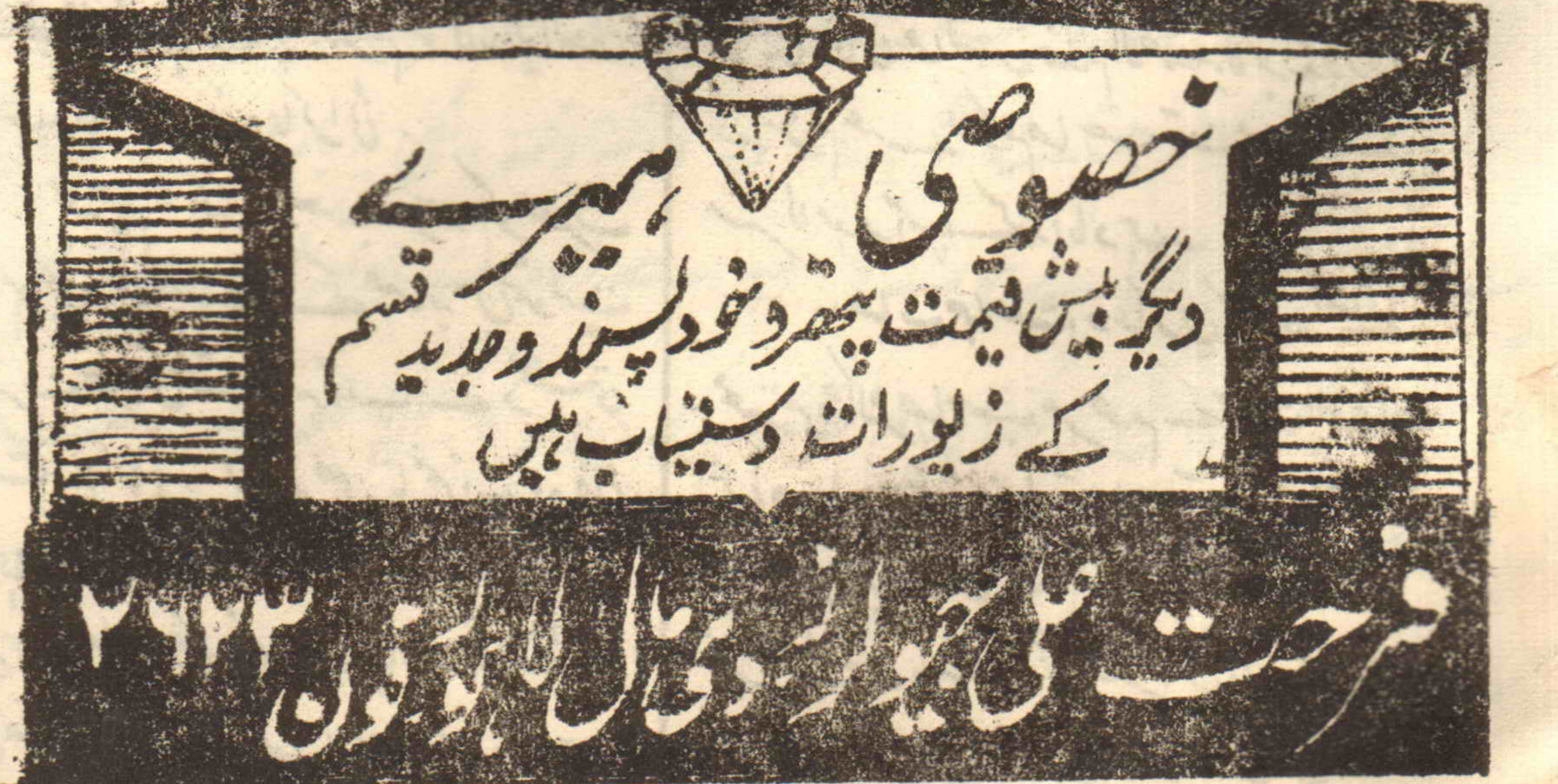

ہمدرد نسواں (لاٹھی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جسوڈر ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپیہ

تزکیۂ نفس کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض دُعائیں سکھلائی ہیں

جو دعائیں اللہ تعالیٰ خود سکھلائے اُن کی قبولیت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد تزکیۂ نفس کے لئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو بعض خاص دعائیں سکھلاتا ہے کیونکہ دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کا چہرہ دیکھتا ہے اور دعا ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے اس کی قدرتوں پر زندہ ایمان پیدا ہوتا ہے اور پھر وہ دعا جو اللہ تعالیٰ خود سکھائے اسکی قبولیت میں تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہمارے مومن بندے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطانا۔ اے ہمارے رب! اگر ہم کبھی بھول جائیں یا کوئی خطا ہم سے سرزد ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دیجیو بلکہ ہم سے رحم و عفو کا سلوک کیجیو۔ بھول جانے کے معنے ہیں کہ کوئی کام کرنا ضروری ہو مگر نہ کیا جائے اور خطا کے یہ معنے ہیں کہ کام تو کیا جائے مگر غلط کیا جائے۔ بعض لوگ اس بحث میں پڑ گئے ہیں کہ نسیان اور خطا دو ہم معنے لفظ یہاں کیوں لائے گئے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ دنیا میں تمام کام دو قسم کے ہوتے ہیں کوئی کام تو ایسے ہوتے ہیں جو کرنے ضروری ہوتے ہیں مگر انسان نہیں کرتا۔ اور کوئی کام ایسے ہوتے ہیں جو انسان کرتا تو ہے مگر غلط طور پر کرتا ہے اور یہ دونوں ہی غلطیاں ہوتی ہیں نسیان کے معنے بھول جانے کے ہیں اور بھول کرنے کے متعلق ہوتا ہے نہ کرنے کے متعلق نہیں ہوتا۔ پس

لاتؤاخذنا ان نسینا

کے معنے یہ ہوئے کہ خدایا ایسا نہ ہو کہ جو کام ہمارے لئے کرنے ضروری ہیں وہ ہم نہ کریں اور اس طرح ہم ترقی سے محروم ہو جائیں۔ پس تو ہماری حفاظت فرما اور ہمیں اس غلطی سے محفوظ رکھ۔ او اخطانا اور یا الٰہی یہ بھی نہ ہو کہ جو کام ہمیں نہیں کرنا چاہیئے وہ ہم کر لیں یا ہم کریں تو وہی جو ہمیں کرنا چاہیئے مگر غلط طریق پر کریں۔ پس نسیان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام کرنے تھے وہ انسان سے رہ جائیں اور خطا کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کام نہیں کرنے چاہیئے تھے وہ کر لئے جائیں یا جن کاموں کا کرنا ضروری تھا وہ غلط طور پر کئے جائیں۔ غرض نسیان عدم عمل کا نام ہے اور خطا عمل کی خرابی کو کہتے ہیں۔ اسی لئے یہاں دو لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پس ان میں سے کوئی لفظ بھی زائد نہیں بلکہ ہر لفظ اپنی اپنی جگہ ضروری ہے"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۵۷)

مقبوضہ کشمیر میں خونریز جنگ بھارتی فوج کی پوری کمپنی کا صفایا

سری نگر شہر میں بھی جنگ شروع ہو گئی، ہوائی اڈہ پر حریت پسندوں کی یلغار

مظفر آباد: ۱۲۔ اگست۔ مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر پر مجاہدین کی یلغار کو روکنے کے لئے تین ڈویژن بھارتی فوج متعین کر دی گئی ہے۔ بھارتی حکومت نے سری نگر کے حریت پسند شہریوں اور مسلح حریت پسندوں کے درمیان رابطہ ختم کرنے کے لئے سری نگر میں آمد و رفت بند کر دی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق سری نگر کے نواح میں ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کے تار کاٹ دیئے گئے ہیں اور مواصلات کا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ حریت پسندوں کے ترجمان ریڈیو "صدائے کشمیر" نے بتایا ہے گذشتہ ۱۲ گھنٹہ میں مجاہدین اور بھارت کی سامراجی فوجوں کے درمیان جھڑپوں میں ایک فوجی کمپنی کا صفایا ہو گیا کم از کم سو بھارتی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں اور اتنے ہی فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ صدائے کشمیر نے کہا ہے کہ مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں اور سامراجی فوج کے قدم اکھڑ رہے ہیں۔ مجاہدین نے کل مزید پلوں کو تباہ کر دیا اور کشمیر جموں روڈ کو ایک اور جگہ سے توڑ دیا گیا

بھارت کے ایک سرکاری ترجمان نے مجاہدین اور بھارتی فوجوں کی جھڑپوں کے متعلق یہ بیان دیا ہے کہ "پاکستانی حملہ آور" جن کی تعداد ایک ہزار اور بارہ سو کے درمیان ہے جنگ بندی لائن سے چالیس میل دور اندر تک گھس آئے ہیں۔ بھارت کی وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی نے جو آجکل سری نگر میں ہیں کہا ہے کہ سری نگر کے نواح میں کل رات بھارتی مسلح پولیس اور حملہ آوروں میں سخت جھڑپیں ہوئیں جن میں بھارتی کشمیر پولیس کے متعدد سپاہی ہلاک ہو گئے۔ مسز اندرا گاندھی نے کہا کہ بعد میں مسلح افواج نے حملہ آوروں کے خلاف ہوائی کارروائی کی اور انہیں شدید جانی نقصان پہنچایا۔ بھارتی کابینہ کی ہنگامی کمیٹی کا اجلاس کل بھی دو مرتبہ منعقد ہوا بھارت سے طیاروں کے ذریعے مسلح افواج برابر مقبوضہ کشمیر پہنچ رہی ہیں۔

رات گئے کی اطلاع کے مطابق سری نگر شہر میں بھی لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ سری نگر کے مختلف علاقوں میں فائرنگ ہو رہی ہے ریڈیو نے اس کی تفصیلات نہیں بتائیں۔

ریڈیو نے یہ بھی بتایا کہ آج بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان سب سے بڑا معرکہ اکھنور کے قریب چھب کے مقام پر ہوا یہ وہی جگہ ہے جہاں ۱۹۴۷ء کی جنگ آزادی میں بھارتی فوج اور مجاہدین کے درمیان خونریز جنگ ہوئی تھی۔

تازہ خبروں کے مطابق مجاہدین آزادی نے کل مختلف مقامات پر حملوں سے قبل مختلف تھانوں اور فوجی مراکز کے درمیان ٹیلی گراف اور ٹیلی فون کے تار کاٹ دیئے۔ بعض مقامات پر بجلی کے کھمبے بھی گرا دیئے گئے ہیں اور اس کے نتیجہ میں کل مقبوضہ کشمیر کے قصبات اندھیرے میں ڈوبے رہے۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ نے نئی دہلی سے اطلاع دی ہے کہ مجاہدین اور بھارتی فوج کے درمیان سری نگر کے ہوائی اڈے کے قریب لڑائی ہو رہی ہے سری نگر کا ہوائی اڈہ بھارتی فوج کے لئے رسد اور کمک کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجاہدین ہوائی اڈے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں یا پھر اسے بیکار کر دینا چاہتے ہیں۔

محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی رضی اللہ عنہ کی نعش سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی

ربوہ ۱۲۔ اگست:۔ محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی مرحوم رضی اللہ عنہ کی نعش کل مورخہ ۱۱ اگست کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۵ء کو پانچ بجے شام بعمر قریباً اسی سال وفات پائی تھی۔ کل مورخہ ۱۱ اگست کو نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے پڑھائی جس میں اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر نعش کو قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا اگرچہ آپ نے دستی بیعت ۱۹۰۱ء میں کی تھی تاہم آپ ۱۹۰۰ء میں ہی بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل تھا کہ آپ کے سات فرزندوں میں سے تین فرزندوں کو خدمت سلسلہ اور خدمت دین کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی صدر انجمن احمدیہ میں کارکن ہیں۔ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب بطور افسر حفاظت خدمات بجا لا رہے ہیں اور مکرم مولوی عبدالغفار صاحب درویش صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ناظم جائیداد کے عہدہ پر فائز ہیں مکرم محمد یمین خان صاحب شاہجہانپوری، مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی نائب قائد علاقائی مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن اور مکرم عبدالکریم صاحب آف موسیٰ اینڈ سنز لاہور آپ کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔